ESKPXII-XXVI (I)

اُردو لازمی (بارہویں)

کُل وقت 2 گھنٹے 40 منٹ — **سیکشن (ب)** — **نمبرات: 50**

سوال 2۔ متن پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔ (ہر جواب کم از کم 30 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے) (5X5=25)

(الف) اسی حال میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ، آزاد وضع قطع تعلق کا لباس بر میں خاکساری کا عمامہ سر پر آہستہ آہستہ چلے آتے ہیں۔ تمام علما و صلحا مورخ اور شاعر سر جھکائے ان کے ساتھ ہیں۔ وہ دروازے پر آ کر ٹھہرے۔ سب نے آگے بڑھنے کو التجا کی تو کہا "معذور رکھو، میرا ایسے مقدموں میں کیا کام ہے" اور فی الحقیقت تو وہ معذور رکھے جاتے، اگر تمام اہلِ دربار کا شوقِ طلب ان کے انکار پر غالب نہ آتا۔ وہ اندر آئے۔ ایک طلسمات کا شیشہ مینائی ان کے ہاتھ میں تھا کہ اس میں سے کسی کو دودھ، کسی کو شربت، کسی کو شرابِ شیرازی نظر آتی تھی۔ ہر ایک کرسی نشین انھیں اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا مگر وہ اپنی وضع کے خلاف سمجھ کر کہیں نہ بیٹھے۔ فقط اِس سرے سے اُس سرے تک ایک گردش کی اور چلے گئے۔ وہ حافظِ شیراز تھے اور شیشۂ مینائی اُن کا دیوان تھا جو فلکِ مینائی کے دامن سے دامن باندھے ہے۔ لوگ اور کرسی نشین کے مشتاق تھے، دور سے دیکھا بے شمار لڑکوں کا غول، غل مچاتا چلا آتا ہے۔ بیچ میں ان کے ایک پیر مرد نورانی صورت، جس کی سفید داڑھی میں شگفتہ مزاجی نے کنگھی کی تھی اور خندہ جبینی نے ایک طرہ سر پر آویزاں کیا تھا، اُس کے ایک ہاتھ میں گلدستہ، دوسرے میں ایک میوہ دار ٹہنی پھلوں پھولوں سے ہری بھری تھی۔ اگرچہ مختلف فرقوں کے لوگ تھے جو باہر استقبال کو کھڑے تھے مگر انھیں دیکھ کر سب نے قدم آگے بڑھائے۔ کیونکہ ایسا کون تھا جو شیخ سعدی اور ان کی "گلستان" اور "بوستان" کو نہ جانتا تھا اور اتنا کہہ کر اپنے لڑکوں کے لشکر میں چلے گئے "دنیا دیکھنے کے لیے ہے، برتنے کے لیے نہیں"

سوالات:

i. بزرگ شخصیت کون تھی اور ان کی آمد کا منظر کیسے پیش کیا گیا ہے؟

ii. "شیشۂ مینائی" سے کیا مُراد ہے اور اسے کس چیز کے لیے علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے؟

iii. حافظ شیراز کے دربار میں داخل ہونے اور ان کے رویے سے شخصیت کے کون سے پہلو ظاہر ہوتے ہیں؟

iv. شیخ سعدی کی آمد کا منظر کس طرح مختلف اور دلکش انداز میں بیان کیا گیا ہے؟

v. "دنیا دیکھنے کے لیے ہے، برتنے کے لیے نہیں" اس جملے کی وضاحت کریں اور اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) نظم پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات میں سے تین کے جوابات لکھیں۔ (ہر جواب کم از کم 30 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے) (3X5=15)

اُمنگوں نے مرے دل کو عجب اُلجھن میں ڈالا ہے — سمجھتا ہے کہ جو بھی کام ہے وہ کرنے والا ہے
یہ کہتا ہے نئے رستے دکھاؤں میں سواروں کو — یہ کہتا ہے کہ لے آؤں فلک سے ماہ پاروں کو
یہ کہتا ہے کہ صحراؤں کی دوری طے کروں پل میں — حقیقت میں، یہ احساس شعوری طے کروں پل میں

سوالات:

i. "اُمنگوں نے مرے دل کو عجب اُلجھن میں ڈالا ہے" کے مصرعے میں شاعر کس ذہنی کیفیت کو بیان کر رہا ہے؟

ii. شاعر کے دل کی خواہشات اور حقیقت کے درمیان کیا تضاد پایا جاتا ہے؟ اشعار کی روشنی میں بیان کریں۔

iii. "یہ کہتا ہے کہ لے آؤں فلک سے ماہ پاروں کو" میں مبالغہ آرائی کے ذریعے شاعر کیا تاثر دینا چاہتا ہے؟ تشریح کریں۔

iv. درج بالا اشعار کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

(ج) سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ (2X5=10)

i. سلینگ کی تعریف کریں اور تین مثالیں لکھیں۔ (2+3) **یا** سبھی جملے کی کوئی سی پانچ مثالیں لکھیں۔ (1+1+1+1+1)

ii. تشبیہ کی کوئی سی پانچ شعری مثالیں لکھیں۔ (1+1+1+1+1) **یا** صنعت تضاد کی تعریف کریں اور دو شعری مثالیں بھی دیں۔ (2+3)

سیکشن (ج) — **نمبرات: 30**

سوال 3۔ متن اور سیاق و سباق کا حوالہ دیتے ہوئے کسی ایک اقتباس کی وضاحت کریں۔ (2+4+4=10)

(الف) "تقدیر ان کو ٹھوکریں کھلواتی ہے جو تاجوروں کے ٹھوکریں مارتے تھے۔ قسمت نے ان کو بے بس کر دیا، جو بیکسوں کے کام آتے تھے۔ ہم چنگیز کی نسل ہیں جس کی تلوار سے زمین کانپتی تھی۔ ہم تیمور کی اولاد ہیں جو ملکوں کا اور شہریاروں کا شاہ تھا۔ ہم شاہجہاں کے گھر والے ہیں، جس نے ایک قبر پر جواہر نگار بہار دکھادی اور دنیا میں بے نظیر مسجد دہلی کے اندر بنادی۔ ہم ہندوستان کے شہنشاہ کے کنبے میں ہیں۔ ہم عزت والے تھے زمین میں ہمیں کیوں ٹھکانا نہیں ملتا۔ وہ کیوں سرکشی کرتی ہے۔ آج ہم پر مصیبت ہے، آج ہم پر آسمان روتا ہے"۔

(ب) ان دو واقعات سے محلہ بھر میں سنسنی پھیل گئی۔ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ کرنل کا بھوت اب راہگیروں کو بہت پریشان کرنے لگا ہے۔ پاس پڑوس کے رہنے والوں پر خاصی دہشت طاری ہو گئی تھی۔ عبداللہ نے اس خوف سے اور بھی فائدہ اٹھایا جب راستے سنسان پڑ جاتے تو وہ چپ چاپ گلی کے اندھیرے میں دبک کر کھڑا ہو جاتا۔ ادھر کوئی راہگیر گلی میں داخل ہوا اور وہ اس کی تاک میں لگ گیا۔ قریب آتے ہی وہ بڑی ہیبت ناک آواز میں کہتا۔ "مکھن توش" اب اس نے باقاعدہ کرنل کے بھوت کا روپ اختیار کر لیا تھا اور اس کا یہ حربہ کارگر بھی ثابت ہوا۔ پہلے وہ صرف کھانے پینے کی چیزوں پر اکتفا کر لیتا تھا پھر ایسا بھی ہوا کہ اگر آدمی بے ہوش ہو جاتا تو وہ اس کی جیبیں ٹٹول کر ساری نقدی اپنے قبضے میں کر لیتا۔

سوال 4۔ شاعر کا حوالہ دیتے ہوئے کسی ایک جزو کی تشریح کریں۔ (2+4+4=10)

(الف)
مگر اُونچے ارادے ہیں تو کیا، اونچے ارادوں کو — سمجھنے کا نہیں احساس حاصل سیدھے سادوں کو
جہاں میں سیدھے سادے آدمی کثرت سے بستے ہیں — ہے محدود اُن کی ہمت اور محدود اُن کے رستے ہیں

(ب)
دل میں ہر وقت چبھن رہتی تھی — تھی مجھے کس کی طلب یاد نہیں
وہ ستارا تھی کہ شبنم تھی کہ پھول — ایک صورت تھی عجب یاد نہیں

سوال 5۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیں۔ (آغاز و اختتام، مواد، ربط و تسلسل، قواعد زبان) (2+2+4+2)

(الف) میری زندگی کا مقصد

(ب) ایک یادگار سفر